ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

حریف نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم

زندگی کو درست، پُرامن اور خوشگوار بنانا اور حقائق عالم کی عقلی ترتیب کا دریافت کرنا، انسان کی یہ دونوں ضرورتیں ایسی ہیں کہ نبوّت کی روشنی کے بغیر ان کی تکمیل ممکن نہیں۔ لیکن انسان کی پہلی ضرورت فوری تکمیل کا تقاضا کرتی ہے اور دوسری ضرورت اس نوعیت کی ہے کہ اگرچہ اس کی تکمیل کے لئے انسان ہر روز ایک قدم آگے اٹھاتا ہے لیکن اس کی آخری اور پوری تکمیل نوع بشر کے علمی ارتقاء کے ایک خاص مقام پر ہی ہو سکتی ہے اس سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ یہی سبب ہے کہ نبوّت اپنے کمال کو پہنچ کر بھی ہمیں نظام عالم کی عقلی ترتیب کی واقفیت بہم پہنچانے بلکہ صرف اس اعلیٰ قسم کے وجدان کی تربیت کا اہتمام کرتی ہے جو آخر کار اس واقفیت کے حصول کے لئے ضروری ہے اور جس کے بغیر ہمارا عقلی استدلال کامل طور پر درست نہیں ہو سکتا۔

فلسفہ نے ٹھیک سمجھا کہ نظام عالم ایک زنجیر کی طرح ہے۔ جس کی ہر کڑی اگلی کڑی کے ساتھ ایک عقلی اور علمی تعلق رکھتی ہے۔ لہٰذا اسے یہی نظر آیا کہ وہ نہایت آسانی کے ساتھ سلسلہ عالم کی ساری کڑیوں کو عقل کی مدد سے دریافت کرلے گا لیکن بدقسمتی سے وہ ہر بار اپنے غلط وجدان ہی کو ایک منطقی زنجیر کی شکل دیتا رہا اور ہمیشہ ناکام رہا۔ اگر فلسفہ ذرا جرأت سے قدم اٹھاتا اور نبوّت کاملہ کے تصور حقیقت کو جبکہ وہ دُنیا کے اندر ظہور پذیر ہو کر اس کی تعلیم دے چکی تھی اپنا لیتا تو اس کی پریشانیاں ختم ہو جاتیں اور وہ صحیح عقلی استدلال جو صدیوں سے اس کی جستجو کا مرکز رہا تھا اسے حاصل ہو جاتا۔

(حکمتِ اقبال، ص ۴۳)